

فکرِ اقبال کو آگے بڑھانا ہم سب کی ذمہ داری ہے: ڈاکٹر ماجد دیوبندی اردو اکادمی، دہلی کے زیر اہتمام دوروزہ سمینار ”اقبال صدی کا اہم شاعر“ کا اختتام

نئی دہلی۔ 30۔ جنوری

اردو اکادمی، دہلی کے زیر اہتمام دوروزہ سمینار ”اقبال صدی کا اہم شاعر“ کے دوسرے دن کے پہلے اجلاس کی مجلسِ صدارت میں پروفیسر محمد نعمان خاں، ڈاکٹر تابش مہدی اور ڈاکٹر محمد ثار شامل تھے جس کی نظامت جناب انس فیضی نے کی۔ مقالات سے قبل جامعہ اسکول کی طالبہ امینہ نے خوبصورت ترنم میں کلامِ اقبال کی قرأت کی۔ اس اجلاس میں جناب اقبال مسعود نے اپنا مقالہ ”اقبال اور راس مسعود“، ڈاکٹر آصف سعید نے ”بچوں کے اقبال“، ڈاکٹر ماجد دیوبندی نے ”قرآن وحدیث کا شعری پیکر علامہ اقبال“، جناب محمود ملک نے ”اقبال کی شاعری میں پیغامِ انسانیت“، ڈاکٹر محمد ارشد نے ”اقبال قصائد کی روشنی میں“ اور ڈاکٹر سرفراز جاوید نے ”اقبال اور وحدتِ آدم“ پیش کیا۔

ظہرانے کے بعد آج کا آخری اجلاس منعقد ہوا جس کی مشترکہ صدارت پروفیسر ارتضیٰ کریم اور ڈاکٹر ماجد دیوبندی نے کی اور نظامت جناب نورین علی حق نے کی۔ مقالات سے قبل سینٹ اسٹینس کالج کے طالب علم منیش کمار نے خوبصورت ترنم میں کلامِ اقبال پیش کیا۔ اس اجلاس میں پروفیسر معین الدین جینا بڑے نے اپنا مقالہ ”کلامِ اقبال کی کلیدی اصطلاحیں“، جناب سیفی سرنجی نے ”کلامِ اقبال فکر و فن کا خزانہ“، ڈاکٹر سراج اجلی نے ”بڑے کیونوں کی مختصر نظمیں از اقبال: ایک جائزہ“، ڈاکٹر محمد آصف نے ”علامہ اقبال اور احترامِ ادیان“ اور ڈاکٹر محمد ثار نے ”اقبال کی شاعری میں ڈرامائی عناصر پیش کیا۔“

صدارتی تقریر کرتے ہوئے پروفیسر ارتضیٰ کریم نے اردو اکادمی، دہلی کو مبارکباد پیش کی کہ انھوں نے ایک اہم شاعر اور اہم موضوع پر یہ دوروزہ سمینار منعقد کیا۔ انھوں نے کہا کہ اقبال کو سب سے بڑا خراج عقیدت یہ ہوگا کہ ان کے افکار و خیالات کو ہم اپنی زندگی اور عمل میں ڈھال کر آگے بڑھیں اور اردو کے نئے طلباء اور طالبات کو بہتر پیغام دیں۔

سمینار کے اختتام پر اظہارِ خیال کرتے ہوئے وائس چیئرمین ڈاکٹر ماجد دیوبندی نے کہا کہ فکرِ اقبال ہماری تہذیب کی وہ وراثت ہے کہ اس کو جتنا آگے بڑھا یا جائے کم ہے۔ انھوں نے کہا کہ روحانیت، تصوف اور حدیث و قرآن کا شعری پیکر اقبال کے یہاں بدرجہ اتم موجود ہے۔ وائس چیئرمین نے کہا کہ دوروزہ سمینار میں تقریباً 20 مقالے پڑھے جانا وہ بھی ہندوستان کے اہم ترین نقاد، پروفیسران اور نثر نگاروں کی کاوشوں کا اہم ترین نتیجہ ہے جس کے لیے میں دل کی گہرائیوں سے ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ انھوں نے اپنے جذباتی لہجے میں کہا کہ ہمیں ان لوگوں سے کوئی شکایت نہیں ہے جو اقبال کو فراموش کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ اقبال کے فکر اور ان کے عالمی تصورِ انسانیت کو آگے بڑھائیں جس کے لیے اردو اکادمی، دہلی ہمہ تن مصروف عمل ہے۔ ڈاکٹر ماجد دیوبندی نے کہا کہ نامساعد حالات میں بھی کام کرنے والے کچھ نہ کچھ جذبہ رکھتے ہیں جس کا بہتر نتیجہ سامنے آتا ہے۔ انھوں نے مشہور شعر ”سفر ہے شرط مسافر نواز بہتر ہے۔ ہزار ہا شجر سایہ دار راہ میں ہیں“ پر اختتام کرتے ہوئے امید اور توقع ظاہر کی کہ مستقبل میں بھی اہلِ اردو کا تعاون اردو اکادمی، دہلی کو اسی طرح حاصل رہے گا کہ ہم اردو کے فروغ میں بہتر سے بہتر کام کر سکیں۔